ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

محمد شوکت علی
پی ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ اردو، لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور
جاوید اقبال
لیکچرار شعبہ اُردو، لاہور لیڈز یونیورسٹی، لاہور
ڈاکٹر عرفان توحید
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، لاہور لیڈز یونیورسٹی، لاہور

اقبال شناسی کی روایت میں اہم "اقبال نمبرز" کا تجزیاتی مطالعہ

Muhammad Shoukat Ali
Ph.D Scholar, Department of Urdu, Lahore Garisson University, Lahore.
Javed Iqbal
Lecturer, Department of Urdu, Leads University, Lahore.
Dr.Irfan Tauheed
Assistant Professor, Department of Urdu, Leads University, Lahore.

Analytical study of important Iqbal numbers in the tradition of Iqbalism

This article presents an analytical study of important journals on Iqbal. The magazine which published Iqbal number in the life of Allama Iqbal is called “Nerang-e- Khayal”. This magazine has a priority in publishing Iqbal number. This article identifies the magazines that published Iqbal number before the establishment of Pakistan. Notable among these magazines are “Nerang-e-Khayal”, “Johar” and “Tolo-e-Islam”. These journals have played a pivotal role in advancing the tradition of fiqr-e-Iqbal. The work of important magazines after the establishment of Pakistan has also been highlighted here. These magazines expanded Iqbal’s understanding and furthered the tradition of Iqbalism. Here is a research and critical review of Pakistan’s famous magazines. The study of these journals not only reveals Iqbalism but also the interest of Iqbalists. These magazines have not only highlighted Iqbal’s understanding in Pakistan but also raised Iqbal’s international fame. By reading this

article, the general reader can easily get acquainted with the role of Iqbal's magazines.

Keywords: *Magazines, Iqbal number, Iqbalism, Research, Acquainted, Critical review, International Fame.*

اقبال شناسی کی روایت کو آگے بڑھانے میں رسالوں کے اقبال نمبرز کا بھی اہم کردار ہے۔سب سے پہلے جس رسالہ نے علامہ اقبال کی زندگی میں اقبال نمبر شائع کیا، وہ" نیرنگ خیال" رسالہ ہے۔یہ مجلّہ ۱۹۳۲ء میں حکیم یوسف حسن کی ادارت میں جاری کیا گیا۔"نیرنگ خیال" کو اقبال نمبر شائع کرنے کی حیثیت سے درجہ اول کا مقام حاصل ہے۔اس رسالہ کی سب سے اہم بات یہ بھی ہے کہ اسے علامہ اقبال کی زندگی ہی میں شائع کیا گیا۔حکیم یوسف حسن" نیرنگ خیال" مجلّے کی افادیت کے ضمن میں لکھتے ہیں:

> "نیرنگ خیال ہندوستان کا واحد مجلہ علمیہ ادبیہ ہے جس نے رسائل کے لیے ایک جدید شاہراہ عمل پیش کر کے کامیابی کی منزل پر پہنچنے کی کوشش کی ہے۔۔۔۔۔۔اقبال نمبر کا اعلان اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔لیکن پبلک نے اس اعلان کے بعد جس دلچسپی کا اظہار کیا،وہ محتاجِ بیان نہیں۔دفتر میں اس قسم کے خطوط بکثرت موصول ہوتے رہے۔جن میں اقبال نمبر کو دو ماہ تین ماہ کا مشترکہ نمبر بنا کر ممدوح کے شایانِ شان بنانے پر اصرار کیا جاتا تھا۔اس لیے ہم اپنے ناظرین کو وعدہ فردا پر ٹالتے رہے۔مگر پورے تفکر اور تدبر سے اقبال نمبر کو کامیاب بنانے میں کوشاں رہے۔"(۱)

"نیرنگ خیال" اقبال نمبر ۱۹۳۲ء کی جس اشاعت سے استفادہ کیا گیا ہے،اسے ۱۹۷۷ء میں ادارہ فروغ اردو،لاہور نے شائع کیا۔یہ ۱۹۳۲ء کے اقبال نمبر کی طبع ثانی ہے جس کی افادیت کو نمایاں کیا گیا ہے۔"نیرنگ خیال" نے صحیح معنوں میں اقبال شناسی کی روایت کو آگے بڑھایا ہے۔" نیرنگ خیال" کے اس اقبال نمبر میں تقریباً ۷۸ مضامین شامل کیے گئے ہیں۔جن میں اقبال کے افکار و نظریات کو مختلف زاویوں سے تنقیدی اور تجزیاتی طور پر پیش کیا گیا ہے۔یہاں اقبال کی شعری معنویت اور فلسفیانہ اندازِ فکر کو دوسرے اردو اور عالمی ادیبوں کے ساتھ تقابلی انداز میں نمایاں کیا گیا ہے۔اقبال کے شعری اور منطقی پہلوؤں کو محققانہ روش میں دیکھا گیا ہے۔"نیرنگ خیال" کے اس اقبال نمبر کو پڑھ کر پتہ چلتا ہے کہ علامہ اقبال کس قدر مسلم اور غیر مسلم ادیبوں،شاعروں، محققین اور

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ناقدین میں مقبولیت رکھتے تھے۔ قیام پاکستان سے پہلے بھی اقبال شناسی کا رواج عروج پر تھا۔ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم لکھتے ہیں:

"اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں کوئی شاعر تنوع افکار اور ثروت و تصورات میں اقبال کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ فلسفہء جدید اور فلسفہ قدیم تصوف اسلامی اور غیر اسلامی کے تمام انواع، مذہب عالم کے گوناگوں تصورات، معاشرتی، سیاسی اور اخلاقی مسائل فکر اور عمل کی تمام قدیم اور جدید تحریکات ان تمام چیزوں کو اقبال نے اپنی شاعری کے خم میں غوطہ دے کر انسانوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ اقبال جوش، قوت، وجدان، جبلت و جذبہ اور تخلیق کا شاعر ہے۔"(۲)

"نیرنگ خیال" کے اس اقبال نمبر کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ جہاں علامہ اقبال کی فکریات کو تحقیقی و تنقیدی انداز میں پیش کیا گیا ہے وہاں دوسرے ہم عصر ادیبوں کے ساتھ اقبالی کاوشوں کا بھی تقابلی تجزیہ بھی کیا گیا ہے۔ رسالہ "جوہر" بھی اقبال شناسی میں اہم جزو کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس رسالے نے بھی اقبال فہمی کو آگے بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔ ۱۹۳۸ء میں رسالہ "جوہر" نے بعنوان بیاد گار علامہ اقبالؒ کے نام سے خصوصی شمارہ شائع کیا۔ اس کے مدیر محمد حسنین سید متعلم بی۔ اے اور مہتمم طفیل احمد قاسمی متعلم بی۔ اے تھے۔ مجلس شوریٰ میں بدرالحسن بی اے جامعہ، برکت علی فراق بی اے جامعہ اور محمد عرفان انصاری متعلم بی۔ اے کے نام قابل ذکر ہیں۔ اس شمارے میں اقبال شناسی کے حوالے سے ۳۱ مضامین کو شامل کیا گیا ہے۔ ان مضامین میں علامہ اقبال کی شخصیت کے ساتھ ساتھ ان کے مختلف موضوعات پر نظر دوڑائی ہے۔ ان موضوعات میں اقبال کی شاعری میں عقل و عشق، فلسفہ زندگی عمل، اقبال کے پیام کے متن اور شرح، تعلیم کے بارے میں اقبال کا موقف، مثنوی اسرار خودی، جذبہ مذہبیت، مومن کی بانگ آذان، اردو شاعری پر ایک نظر، انجمن اتحاد، ساقی نامہ، روح تمدن اسلامی، خضر راہ اور خلد آشیاں وغیرہ موضوعات کو اقبال کے فکر و فن کے تناظر میں پیش کیا گیا ہے۔ رسالہ "جوہر" نے علامہ اقبال کی وفات کے فوری بعد" اقبال نمبر" شائع کر کے اقبال آگہی کو فروغ دیا ہے۔ مجلّہ " جوہر" کے مدیر علامہ اقبال کی عظمت اور محبت کے ضمن میں لکھتے ہیں:

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

"علامہ اقبال مرحوم و مغفور در حقیقت کسی ایک ملک یا کسی ایک قوم کے شاعر نہیں تھے۔ محدود معنوں میں انھیں شاعر اسلام کہنا بھی ہمارے خیال میں صحیح نہیں۔ وہ ساری انسانیت کے شاعر تھے۔"(۳)

"طلوع اسلام" بھی ایک منفرد نوعیت کا رسالہ ہے۔ یہ قیام پاکستان سے قبل اقبال کی وفات کے بعد شائع ہونے والا رسالہ ہے۔ اس رسالے نے بھی اقبال فہمی کی روایت کو آگے بڑھانے میں پیام اقبال، قرآن کریم اور مسلک اقبال سے متعلق اختلافات جیسے موضوعات پر روشنی ڈالی ہے۔ ادارہ ثقافت اسلامیہ نے "المعارف" رسالہ جاری کیا۔ اس مجلّے نے ستمبر۔ اکتوبر ۱۹۷۷ء میں اقبال نمبر شائع کیا۔ ۱۹۷۷ء میں اقبال صدی کو بڑے زور و شور سے منایا گیا۔ ہر مکتب فکر نے علامہ اقبال کی شخصیت اور فکر و فن کی وسعت کو اجاگر کرنے کی کوشش کی۔ "المعارف" کی مجلس ادارت میں صدر پروفیسر محمد سعید، مدیر مسؤل مولانا محمد عبد اللہ قریشی اور دیگر ارکان میں مولانا محمد حنیف ندوی، جناب شاہد حسین رزاقی، مولانا محمد اسحاق بھٹی اور محمد اشرف ڈار کے نام قابل ذکر ہیں۔ اس اقبال نمبر میں ۱۳ مضامین شامل کیے گئے ہیں جن میں حکمرانی کا خدا داد حق، جہانِ اقبال، جہان قرآن، اقبال عالم بالا میں، اقبال کا نظریہ شعر، علامہ اقبال اور مغربی تہذیب، اقبال کا پسندیدہ معاشی نظام، اقبال اور نظریہ پاکستان کی اساس، اقبال اور فلسطین، ارمغانِ حجاز، تصوف اقبال کی نظر میں، اقبال کا نظریہ تعلیم، پنجاب کونسل کی نیابت اور اقبال، اقبال اور غازی علم الدین شہید جیسے موضوعات پر طبع آزمائی کی گئی ہے۔ اس طرح اقبال آگہی میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ "المعارف" کے مدیر محمد عبد اللہ قریشی، علامہ اقبال کے ضمن میں اپنے تاثرات کا اظہار یوں کرتے ہیں:

"ہم اقبال کی صدی میں سانس لے رہے ہیں۔ ۹ نومبر ۱۹۷۷ء کو حضرت علامہ کی ولادت کو سو سال پورے ہو جائیں گے۔ انھوں نے وہ زمانہ پایا جب سائنس، ٹیکنالوجی، سیاسیات، عمرانیات، الٰہیات، عقلیات اور دیگر علوم پیدا ہونے والے نت نئے اور پیچیدہ مسائل در پیش تھے۔۔۔۔ اقبال نے اپنی شاعری سے قوم کی تقدیر بدل کر اسے از سر نو اپنی بازیافت پر آمادہ کیا۔ ان کی شاعری غزل سے شروع ہو کر ابہام کے درجے تک پہنچی۔"(۴)

اقبال فہمی کو نمایاں کرنے میں بزم اقبال کے مجلّہ "اقبال" کا بھی اہم کردار رہا ہے۔ اس کا مقصد اقبال کے افکار و نظریات اور علوم وفنون کا تنقیدی مطالعہ ہے۔ اس نے اقبال کے ادب، مذہب، اسلامیات، فلسفہ، تاریخ، فن اور عمرانیات کے بارے میں اقبال کے مؤقف کی وضاحت کی ہے۔ مجلّہ

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

اقبال کی ابتدا ۱۹۵۳ء ہوئی۔ یہاں مجلّہ اقبال کی جلد نمبر ۲ اور شمارہ نمبر ۲ کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس دور میں مجلّہ ''اقبال'' کے مدیر میاں محمد شریف اور مدیر معاون بشیر احمد ڈار تھے۔ ۱۲۱ صفحات پر مشتمل اس شمارے کو بزم اقبال، لاہور نے شائع کیا۔ اس میں جو مضامین پیش کیے گئے ہیں، اُن میں چار مضامین اقبال کے فکر و فن سے متعلق تھے اور ایک پریم چند کے حوالے سے شائع کیا گیا۔ اقبال کے حوالے سے ''اقبال اور ملّا'' از خلیفہ عبدالحکیم، ''فکر اقبال: مسئلہ اجتہاد'' از بشیر احمد ڈار، ''حیات اقبال کی گمشدہ کڑیاں: معرکہ اسرار خودی'' از محمد عبداللہ قریشی اور ''اقبال کا تصور فن'' از محمد مظہر الدین صدیقی کے مقالات و مضامین کو شامل کیا گیا ہے۔ یہ تمام مضامین و مقالات انتہائی معنی خیز، پُر مغز اور اقبال فہمی کے درخشاں باب کی حیثیت رکھتے ہیں۔

''اقبال اور ملّا'' ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم کا ایک اہم مقالہ ہے۔ اس میں اقبال کے ملائیت، اسلام اور قرآن وحدیث کے بارے میں مؤقف پر بحث کی گئی ہے۔ اقبال نے ملائیت کے جمودی انداز پر تنقید کی ہے جبکہ قرآن پاک میں غور و فکر کرنے کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ ڈاکٹر موصوف نے اقبال اور ملاّ کو شعری حوالوں اور افکار و نظریات کی روشنی میں نہایت خوش اسلوبی سے پیش کیا ہے۔ اقبال ملاّ کے جمود، سنگدلی، قدامت پسندی اور تقلیدی روش کو توڑنے کے خواہاں تھے۔ وہ ملاّ کے ظاہر اور باطن میں یکسانیت پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم لکھتے ہیں:

> ''حضرت اقبال دیکھتے تھے کہ ملاّ کے پاس اپنی دینداری کا فقط یہ ثبوت رہ گیا ہے کہ وہ دوسروں کے مقابلے میں زیادہ پابندی سے نماز پڑھتا ہے، لیکن نماز کا بھی ایک مغز ہوتا ہے اور ایک اس کا چھلکا، ایک اس کی صورت ہے اور اس کے معنی، ایک اس کا ظاہر ہے اور ایک اس کا باطن''(۵)

علامہ اقبال اسلامی تعلیمات پر صحیح معنوں میں پیروی کرنے کے قائل تھے۔ وہ دکھاوے اور ظاہری شہرت سے اسلام کی پرچار کو غلط سمجھتے تھے اور اسلامی تعلیمات کو خالص انداز میں اپنانے کے خواہاں تھے۔ انھیں ملائیت میں منافقت، تفرقہ بازی، اسلام کی نامناسب تفسیر اور فرقہ واریت کی غلیظ روایات و اقدار کی نمائش دکھائی دیتی ہے۔ مجلّہ ''اقبال'' کو سہ ماہی طور پر شائع کیا جاتا رہا ہے، لیکن آج کل مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے مجلہ تعطل کا شکار ہو چکا ہے۔ حالانکہ اس مجلّہ نے اقبال شناسی کو بڑے جوش و جذبہ اور ولولہ سے اجاگر کرنے کا کام کیا ہے۔ ''اقبال ریویو'' اقبال اکادمی پاکستان، لاہور کا تحقیقی و تنقیدی مجلّہ ہے۔ اس مجلہ کا مقصد ایسے مقالات و مضامین شائع کرنا

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ہے جس سے علامہ اقبال کی زندگی، شاعری، سیاسیات، اخلاقیات، تعلیم، فلسفہ، تاریخ، ادب، فن، مذہب، معاشیات اور عمرانیات وغیرہ کی تشریح و توضیح کی جائے۔

"اقبال ریویو" کی جلد نمبر ا جولائی ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئی۔اس دور میں مدیر ڈاکٹر محمد رفیع الدین اور مدیر معاون خورشید احمد تھے۔"اقبال یویو" کے اس شمارے نمبر ۲ میں پانچ انتہائی پر لطیف موضوعات پر مقالات شائع کیے گئے ہیں۔یہ شمارہ ۱۱۲ صفحات پر مشتمل اور پانچ موضوعات کی عکاسی کرتا ہے۔ان موضوعات میں "اقبال کا مدرسہ ء تعلیم "از ڈاکٹر سید عبداللہ، "کلام اقبال میں کردار نگاری" از ماہر القادری، " اقبال کا فلسفہ" از ڈاکٹر محمد رفیع الدین، " اقبال کا تصور شریعت" از خورشید احمد اور منظور احمد کا "اقبال اور تصوف: چند تنقیحات" قابل قدر ہیں۔

"اقبال ریویو" کے زیر نظر شمارے میں جتنے بھی مضامین و مقالات شائع کیے گئے ہیں۔ان میں اقبال کے افکار و نظریات کو نہایت دیدہ زیب انداز میں نمایاں کیا گیا ہے۔ قاری ان کے مطالعہ سے صحیح معنوں میں اقبال آگہی سے مانوس ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ماہر القادری نے علامہ اقبال کے کلام سے کردار سازی کی وضاحت کی ہے۔اس کے لیے وہ کلام اقبال میں تلمیحات پر زور دیتے ہیں۔جن شخصیات کے بارے میں تلمیحات پیش کی گئی ہیں،اُن کے بارے میں مطالعہ بھی بہت ضروری ہے۔اس طرح علامہ اقبال کے کردار سازی کے فن سے واقفیت ہو سکتی ہے۔ تلمیحات کے ضمن میں ماہر القادری لکھتے ہیں:

> "اقبال کے کلام میں جو تلمیحات پائی جاتی ہیں،وہ مستقل پس منظر رکھتی ہیں اور ان کا اقبال کے پیغام اور انکار سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ان "کرداروں" کو سمجھنے کے لیے اس کی ضرورت ہے کہ ان کرداروں کا پہلے کتابی مطالعہ کیا جائے اور نہ صرف مطالعہ بلکہ انھیں سمجھا جائے، جس کسی نے مولانا روم کو نہیں پڑھا وہ "سوز و ساز رومی" کی لذت کو کیا جانے، جس نے رازی کا مطالعہ نہیں کیا وہ نہیں سمجھ سکتا کہ اقبال نے "پیچ و تاب رازی" کہہ کر کس حقیقت کو بے نقاب کر دیا۔"(۶)

"اقبالیات" بھی اقبال اکادمی پاکستان ہی کا ایک اہم مجلہ ہے۔دور حاضر میں "اقبالیات" کو اردو میں شائع کیا جارہا ہے اور "اقبال ریویو" کو انگریزی میں شائع کیا جارہا ہے۔"اقبالیات" میں اقبال شناسوں کی اقبال فروغی پر اردو کاوشوں کو شائع کیا جارہا ہے۔ سالنامہ "نگار پاکستان" ایک اہم مجلہ ہے۔اس مجلّے نے ۱۹۶۲ء میں اقبال نمبر شائع کیا، جس میں انتہائی قابل رشک موضوعات پر اقبال کی تحریک کو اجاگر کیا گیا ہے۔ان دنوں اس مجلے کے مدیر ایم

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

عارف نیازی تھے۔اس رسالے کی اشاعت کے فرائض ادارہءادب عالیہ، کراچی نے سر انجام دیے۔اس مجلے کے زیر نظر "اقبال نمبر" کو پڑھ کر اقبال کی فکر و آہنگ پر جن موضوعات سے آشنائی ہوتی ہے۔اُن میں ملاحظات مطالعہ اقبال،اقبال کی زندگی کا خاکہ،شاعری،ذہنی ارتقا،انسان دوست اقبال،سیاسی رجحانات،حیاتِ معاشقہ،فلسفہ خودی،جمہوریت،رنگ تغزل،ڈرامائی عنصر، عملی نقطہ نظر،عورت، فلسفی،اقبال اور غالب کا تقابلی مطالعہ،اقبال کے مطالعہ کے غلط زاویے اور تصورات اقبال اہم موضوعات ہیں جنھیں یہاں زیر بحث لایا گیا ہے۔علامہ اقبال کی عظمت کو بہت سے اقبال شناسوں نے سراہا ہے۔ان کے ہاں بہت سے پہلو نمایاں تھے، لیکن سب سے بڑھ کر انسان دوستی غالب تھی۔اقبال کی انسان دوستی کے ضمن میں ہنس راج رتن ایم اے رقم طراز ہیں:

> "اقبال وطن پرست تھے۔اقبال اسلام پرست تھے۔اقبال انسان پرست تھے۔اقبال محبت کے پجاری تھے۔اگر انھوں نے ایشیا کے مقابلے میں مغرب کی مخالفت کی ہے تو بطور انسان دوست کی ہے۔"(۷)

مجلس ترقی ادب،لاہور علمی و ادبی کاموں میں پیش پیش ہے۔اس نے جہاں اردو ادب کے لیے اپنی خدمات کو پیش کیا ہے وہاں اقبالیات کے لیے بھی گراں قدر کام کیا ہے۔۱۹۷۷ء کا سال اقبال صدی کے طور پر منایا گیا۔اس سلسلے میں پاکستان کے ہر اشاعتی ادارے نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور علامہ اقبال کی شخصیت اور فکریات پر بہت سی تصانیف کو شائع کیا۔۱۹۷۷ء میں اقبال صدی کے سال کے دوران "مجلس ترقی ادب" نے علامہ اقبال کے حوالے سے دس نہایت متاثر کن تصانیف شائع کیں۔اس سے پہلے بھی چار اعلیٰ صفت کتابیں بھی شائع کی جا چکی تھیں۔اس ادارے کی اہم تصانیف میں ڈاکٹر رضی الدین صدیقی کی "اقبال کا تصور زمان و مکان"،سید وقار عظیم کی "اقبال معاصرین کی نظر میں"،ڈاکٹر ممتاز حسن کی "اقبال اور عبدالحق"،ترجمہ پر مشتمل ڈاکٹر افتخار احمد صدیق کی "شذراتِ فکر اقبال"،پروفیسر شریف کنجاہی کی "خطبات اقبال(پنجابی ترجمہ)" اسی طرح جاوید نامہ،اقبال کی تیرہ نظمیں،اقبال بحیثیت شاعر،معاصرین اقبال کی نظر میں،روایات اقبال،اقبال کی صحبت میں،اقبال کے شعری مآخذ،اقبال کی اردو نثر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔مجلس ترقی ادب،لاہور کا ایک اہم کارنامہ مجلّہ "صحیفہ" کا اجراء بھی ہے۔اس رسالے نے اقبال شناسی کی روایت کو آگے بڑھانے میں گراں قدر کام کیا اور اقبال نمبر بھی جاری کیا۔اس ضمن میں احمد ندیم قاسمی رقم طراز ہیں:

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

"علامہ اقبال خدمت میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے میں بھی "صحیفہ" کسی سے پیچھے نہیں رہا۔ اس سے پہلے ۱۹۷۳۔۷۴ میں اس مجلے کا جو اقبال نمبر نکلا تھا وہ دو حصوں پر مشتمل تھا اور اس میں ۲۲ اہل قلم کے رشحات شامل تھے۔ سال اقبال میں "صحیفہ" نے نہ صرف اپنی اس روایت کو قائم رکھا بلکہ اسے اور آگے بڑھانے کی بھی سعی کی۔"(۸)

"صحیفہ" کے اقبال نمبر حصہ اول اور دوم میں علامہ اقبال کی شخصیت اور فکر و فلسفہ پر ۳۷ مضامین و مقالات مختلف موضوعات پر شائع کیے گئے۔ ان مقالات و مضامین نے علامہ اقبال کی فکری معنویت کو قارئین کے سامنے پیش کیا ہے۔ اقبال پر تحقیق کرنے والے محققین کے لیے "صحیفہ" کے اقبال نمبروں کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ مجلّہ "صحیفہ" کی اقبالیات کے لیے خدمات کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ "سیارہ" ایک تعمیری و فلاحی ادب کا نقیب مجلّہ تصور کیا جاتا ہے۔ "سیارہ" نے بھی اقبال شناسی کی روایت کو آگے بڑھانے کے ضمن میں فروری، مارچ ۱۹۷۸ء میں اقبال نمبر شائع کیا۔ اس کی ادارت کے فرائض فضل الرحمٰن نعیم صدیقی نے انجام دیے۔ انھوں نے وفاق پریس وارث روڈ، لاہور سے چھپوا کر ۱۸اے ذیلدار پارک، اچھرہ، لاہور سے شائع کرایا۔ "سیارہ" کا زیر نظر اقبال نمبر سے پہلے بھی "سیارہ" نے مئی ۱۹۶۳ء میں بھی (اقبال نمبر) شائع کروایا ہے جس کی نشان دہی اس مجلے کے آخر میں دیے گئے "سیارہ اور مطالعہ اقبال" میں دی گئی اقبال پر مضامین و مقالات کی فہرست سے ہوتی ہے۔ یہاں اُن مضامین و مقالات کی بھی فہرست دی گئی ہے جو وقتاً فوقتاً "سیارہ" کی زینت بنتے رہے۔ "سیارہ" کا فروری، مارچ ۱۹۷۸ء میں شائع ہونے والے اقبال نمبر میں مختلف موضوعات پر اقبال کے حوالے سے مضامین کو شائع کیا گیا ہے۔ یہ ایک ضخیم اقبال نمبر ہے اور "سیارہ" کی اہمیت اور افادیت کو اقبال کے حوالے سے اجاگر کرنے میں ایک قیمتی تحفہ ہے۔

"سیارہ" میں اقبال کے حوالے سے مضامین کو جن موضوعات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اُن میں نذر اقبال، مطالعہ اقبال، عکس در عکس، اقبال اور اردو، منظومات، اقبال اور ہم، عالم عالم اُن کا شہرہ، اقبال یادیں اور ملاقاتیں، افکارو نظریات اقبال، اقبال، سائنس اور تعلیم، اقبال اور تعلیم اقبالیات، علامہ اقبال پر کتب و رسائل، ڈرامے اور متفرق قابل ذکر موضوعات ہیں۔ "سیارہ" میں شامل اقبال کے حوالے سے ہر موضوع قابل تحسین ہے۔ یہاں ایک منفرد انداز شعرا کا اقبال کے لیے منظومات کا تخلیقی انداز ہے۔ یہاں اقبال کے ضمن میں لکھی گئی منظومات ملاحظہ کریں:

شہر اقبال کی رت بدلے گا
پھر وہی جشنِ چراغاں ہو گا
اب تو یاقوت سے ہونٹوں پہ ہے نوحوں کا غبار
اب تو مخمور نگاہوں میں جلن پھیلی ہے
اب تو بے مہراجالوں کا چلن ٹھیک نہیں
کوئی اقبال سے جا کر کہہ دے[۹]

اسی طرح گفتار خیالی بھی اپنے خیالات و جذبات میں علامہ اقبال کی عظمت کو اجاگر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

عظیم شاعر!
ہے فکر تیری نوائے دوراں
تو بن کے سورج ہے جگمگایا
کہ کرنوں سے تیری لاکھوں نے زندگی کا سراغ پایا
عظیم شاعر!
خودی کا تونے
جو درس دے کر
ہزاروں لوگوں کا زنگ خوردہ
عظیم شاعر![۱۰]

"اورینٹل کالج میگزین" پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج کا تحقیقی و تنقیدی مجلّہ ہے۔ اس مجلّے اقبال صد سالہ ولادت کی تقریب کے موقع پر اقبال نمبر شائع کیا۔ اس اقبال نمبر کو" جشن اقبال نمبر" کے نام سے ۱۹۷۷ء میں شائع کیا گیا۔ اس وقت یونیورسٹی اورینٹل کالج کے پرنسپل ڈاکٹر عبادت بریلوی تھے اور وہ زیر نظر مجلّے کے مدیر بھی تھے۔"اورنیٹل کالج میگزین" کا یہ اقبال نمبر ایک ضخیم اقبال نمبر ہے جو ۶۶۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس اقبال نمبر میں مضامین و مقالات کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے کا عنوان "خیالاتِ اقبال" ہے جس میں ۱۰ مقالات شامل کیے گئے ہیں۔ دوسرے حصے کا عنوان "اقبال شناسی اور ناقدین اردو" ہے جس میں ۲۰ مقالات شامل

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

کیے گئے ہیں۔ تیسرے حصے کا عنوان "اقبال شناسی اور اساتذہ اورینٹل کالج" ہے جس میں ۱۱ مقالات ہیں اور چوتھے حصے کا عنوان "اقبال شناسی اور طلبہ و طالبات اورینٹل کالج" ہے۔ اس میں دو مقالات شامل کیے گئے ہیں۔ اس اقبال نمبر کے شروع میں خانوادہء اقبال سے متعلق نایاب تصاویر کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اقبال شناسی کی روایت کو آگے بڑھانے میں اس اقبال نمبر کی افادیت سے انکار کرنا ناممکن ہے۔ کیونکہ اقبال کی زندگی اور فکر و فلسفہ سے متعلق بہت سے معنویت سے بھرپور مقالات و مضامین کو اس مجلے میں شامل کیا گیا ہے۔ علامہ اقبال کی شعری ثقافت میں اسلامی عکس کی روانی ہے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر تبسم کاشمیری لکھتے ہیں:

"اقبال مسلمانوں کی ہمہ گیر ثقافت کے شاعر ہیں اور اس حوالے سے ان کے شعری کینوس پر اسلامی ثقافت کے متنوع رنگ اور خطوط نظر آتے ہیں۔ ان کے نزدیک ثقافت کا اسلامی تصور، مقامی وجود سے بہت بلند ہے۔ وہ اسلامی ثقافت کے سارے منطقاں سے ایک جیسی محبت کرتے ہیں۔ لیکن جس تہذیبی منطقے سے اسلامی ثقافت طلوع ہوئی، اس سے اقبال کی محبت بے پایاں ہے۔ اس لیے یہ تہذیبی منطقہ ان کی شعری ثقافت کا بنیادی سرچشمہ ہے اور اس محبت کے باعث وہ اس تہذیبی منطقے کے سارے طبیعی عوامل کا اپنی شعری ثقافت کا بنیادی محرک بنا لیتے ہیں۔"(۱۱)

رسالہ "خیابان" نے بھی اقبال شناسی میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ یہ مجلّہ شعبہ اردو، پشاور یونیورسٹی سے شائع ہوتا ہے۔ "خیابان اقبال دانائے راز" نے اکتوبر ۱۹۷۷ء میں سال اقبال پر ایک معنویت سے بھرپور اقبال نمبر شائع کیا۔ اس اقبال نمبر میں اقبال فہمی پر روشنی ڈالنے کے لیے ۳۲ پر مغز مضامین و مقالات شامل کیے گئے ہیں۔ سبھی مقالات اپنے اندر فکر اقبال کے خیالات و تصورات کو روشن کرنے میں گامزن ہیں۔ علامہ اقبال کے فکر و فن کی شعاعوں نے مذہبی، اخلاقی، ادبی، فکری، معاشی، سیاسی اور معاشرتی طور پر نہ صرف برصغیر کے لوگوں کو متاثر کیا ہے بلکہ اس نے عالمی سطح پر بھی اپنے خیالات و تصورات سے متاثر کیا ہے۔ اس ضمن میں محمد اسمعیل سیٹھی لکھتے ہیں:

"اقبال کی زندگی، فن اور فلسفے کی روش نے برصغیر کی سرحدوں سے باہر نکل کر مسلمانانِ عالم کے دلوں کو منور کیا۔ ان کو عمل اور حرکت کا سبق دیا اور اس درسِ عمل و حرکت نے مسلمانانِ عالم کو زندہ رہنے اور جدوجہد کرنے کی طرف راغب کیا۔ اقبال کی آوز بانگ درا

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ثبت ہوگی جس نے مسلمانوں کے درماندہ قافلے کو یکجا کیا اور زندگی اور ترقی کی راہ پر گامزن کیا۔"(۱۲)

"خیابان" کے زیر نظر (اقبال نمبر) میں جتنے بھی مضامین شامل کیے گئے ہیں۔ان کی خصوصیت اور افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ان مضامین میں کلام اقبال کو قرآن،احادیث،روحانیت،تنقیدی نظریات،ترقی پسند تحریک،جدید اردو شاعری،اشتراکیت، تعلیم و معلم،منظر کشی اور عصبیت جیسے موضوعات کی روشنی میں تنقیدی و تجزیاتی طور پر پیش کیا گیا ہے۔یہاں اقبال کے ساتھ کے ساتھ گوئٹے،براؤینگ،اکبر حیدری،ڈاکٹر سہنا،اکبر اور برگساں جیسے شخصیات کے ساتھ تقابلی انداز اپنایا گیا ہے۔سہ ماہی "پیغام آشنا" ایک علمی و تحقیقی مجلّہ ہے۔اس کی جلد نمبر ۱۵،شمارہ ۵۹، ۲۰۱۴ء میں اقبال نمبر کے طور پر شائع ہوا۔یہ مجلّہ ثقافتی قونصلیٹ ،سفارت اسلامی جمہوریہ ایران،اسلام آباد کے زیر نگرانی شائع ہوتا ہے۔

"پیغام آشنا" پاکستان اور ایران کی دوستی،اخوت،بھائی چارے اور باہمی ہم آہنگی کو اجاگر کرنے کے لیے کوشاں ہے۔اس سے دونوں ملکوں کے درمیان علمی،ادبی،ثقافتی،معاشرتی اور تاریخی اقدار و روایات کی ترویج کو بھی فروغ حاصل ہوا ہے۔ڈاکٹر علامہ اقبال کے افکار و نظریات میں انقلابی پہلو بہت نمایاں ہے۔اس سے ملت اسلامیہ میں انقلاب پیدا ہوا۔انقلاب ایران بھی اقبال کے کلام و فلسفہ کا مرہونِ منت رہا ہے۔ایران میں اقبال کے افکار سے بہت بڑی تعداد واقف ہے۔اقبال کے افکار و نظریات نے اسلامی تعلیمات سے روشناس کرایا اور ملت اسلامیہ میں انقلاب برپا کر دیا۔ایران میں اقبال شناسی کے حوالے سے حضرت آیت اللہ خامنہ ای ایک اہم نام ہے۔اُن کی تصنیف "اقبال ستارہء بلند شرق" اقبال سے دوستی اور عقیدت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ایران میں جہاں علمی و ادبی شخصیات علامہ اقبال کے کلام سے آشنا ہیں وہاں عام فرد بھی اقبال کے شعری کلام کو دل کی گہرائیوں سے پڑھتے ہیں۔زیر نظر "پیغام آشنا" کا اقبال نمبر بھی اقبال سے دلی محبت کو اجاگر کرتا ہے۔اس مجلّے کے ضمن اور اقبال کی عظمت میں نگرانِ مجلّہ شہاب الدین دارائی لکھتے ہیں:

> "اس شمارے میں شامل مقالات میں ہر ایک اپنی جگہ اقبال کے مداحوں کے لیے قابل استفادہ ہیں۔لیکن اس کے باوجود یہ کہنا بے جا نہیں ہوگا کہ یہ شمارہ اقبال فہمی میں ایک بہت معمولی اضافہ کہلانے سے زیادہ کا مستحق نہیں ہے کیونکہ اس دریا صفت انسان کے افکار میں کونسی موج ہے۔جو اپنی پوری آب و تاب اور عظمت کے ساتھ نمایاں نہیں ہیں۔ابھی اس

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

عظیم مفکر کے فکر کی گرہیں کھولنے کے لیے عمریں درکار ہیں، صدیاں درکار ہیں اور کتابوں کی کتابیں، رسالوں کے رسائل درکار ہیں۔"(۱۳)

"پیغام آشنا" کے اس اقبال نمبر میں ۹ مقالات کو شائع کیا گیا ہے۔ جن میں "جہاں عشق، اقبال، رومی اور دیگر فارسی شعرا کی نظر میں" از محمد شریف، "تاریخ فقہ اسلامی میں علامہ اقبالؒ کا کردار" از وسیم انجم / حافظ عبدالرشید، "افکار اقبال میں اہمیت خودی" از زریں حبیب، "نگاہِ اقبال میں شانِ فقر" از میاں ساجد علی، "اقبال کی دو بیتی میں شان رسالت مآب" از نوید احمد گل، "شکوہ، جواب شکوہ دعوتِ فکر و عمل" از منور عاشمی، "تہذیب اسلامی کا غیر کلاسیکی مزاج اور جوابِ شکوہ" از طاہر حمید تنولی، "علامہ اقبال اور مرتضی مطہری کے معاشی افکار کا تقابلی مطالعہ" از سکندر عباس زیدی اور "اقبال ے وطن سے رودکی کے وطن تک" از عظمت درانی قابل ذکر ہیں۔ مذکورہ تمام مقالات میں اقبال کے شعری کلام کی معنویت کی صحیح معنوں میں ترجمانی کی گئی ہے۔ یہاں کلام اقبال کے اردو اور فارسی دونوں قسم کے اشعار کی روشنی میں فکریات اقبال کو اجاگر کیا گیا ہے۔ مجلّہ "آئینہ ایام" نے مئی ۱۹۸۸ء اور رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ میں اقبال نمبر شائع کیا گیا۔ اس مجلے کے ناظم اعلیٰ حافظ محمد انور خلیلی، سرپرست حاجی محمد ابراہیم پھلروان، مشیر اعزازی پروفیسر اسرار احمد سہاروی اور معاون ناظم مرزا خادم ہوشیار پوری تھے۔ اس مجلے کو درالاشاعت ۷ اسی سٹیلایٹ ٹاؤں، گوجرانوالہ نے شائع کیا۔ اس مجلّے نے بھی اقبال شناسی کی روایت کو آگے بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔ اقبال نمبر کے اس شمارے میں پروفیسر اسرار احمد سہاروی کے مضامین اقبال کے تصورات کو نہایت بامعنی انداز میں اجاگر کرتے ہیں۔ ان مقالات و مضامین میں تصورات اقبال، اقبال کا سرمایہ و محنت کا تصور، علامہ اقبال اور جمہوری خودی اور اس کے مضمرات، علامہ اقبال اور مردِ مومن اہم ہیں۔ اس کے علاوہ "اقبال میری نظر میں" از مولانا امین احسن اصلاحی، "نظریہ پاکستان اور اقبال" ماخوذ روزنامچہ جنگ اور حصہ نظم بھی قابل ذکر ہے۔ مجلّہ "آئینہ ایام" کا زیر نظر اقبال نمبر کا ہر مقالہ اپنے معنی و مفہوم سے اقبال فہمی کی معنویت کو پیش کر رہا ہے۔ پروفیسر اسرار احمد سہاوری نے تصورات اقبال میں اسلامی اور مغربی تہذیبوں کا تجزیہ پیش کیا ہے۔ انھوں نے علامہ کے خیالات کے مطابق مغربی تہذیب کو فسادِ قلب و نظر اور مادیت پرستی پر مبنی قرار دیا ہے جس روح کی پاکیزگی کا رتصور مفقود ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ انھوں نے تعلیمی تصورات اور عورت کے مقام کو بھی اقبالیاتی تناظر میں نمایاں کیا ہے۔ "علامہ اقبال کی خودی اور اس مضمرات" میں پروفیسر اسرار احمد سہاوری نے خودی کے مفہوم کی وضاحت کی ہے۔ اس ضمن میں وہ رقم طراز ہیں:

"علامہ کی خودی خود پسندی بھی ہے اور خود نگر بھی، لیکن اس میں حقارت و تذلیل کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس کی "انا" خاکسار اور خاکپائے دوستاں ہے۔ اس کی خود پسندی محض زگسیت نہیں وہ دوسروں سے محبت کرتی ہے۔"(۱۴)

زیر نظر مجلّہ "آئینہ ایام" میں "علامہ اقبال اور جمہوریت" میں مغربی جمہوریت کے مضمرات کو کلام اقبال کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ اسی طرح "علامہ اقبال اور مرد مومن" میں مشرقی اور مغربی تصورات کو علامہ اقبال کے تصورات کے تناظر میں نمایاں کیا گیا ہے۔ بہر حال مجلہ "آئینہ ایام" کا ہر مقالہ و مضمون اپنے اندر اقبال شناسی کی روایت کو نمایاں کرنے میں کوشاں ہے۔ "ادبی دنیا" اردو ادب کا ایک اعلیٰ ادبی اقدار کا ترجمان اور درخشاں رسالے کی حیثیت رکھتا ہے۔ "ادبی دنیا" نے علامہ اقبال سے چاہت و عقیدت کا ثبوت پیش کیا ہے۔ اس رسالے کا اقبال نمبر اپریل ۱۹۷۰ء میں شائع ہوا۔ اسے ادبی دنیا کے دفتر ا۔ ۶۹ شاہراہ قائداعظم، لاہور سے شائع کیا گیا۔ اس کے مدیر محمد عبداللہ قریشی، معاون مدیر عبدالواحد، مدیر اعزازی حامد علی خاں اور مدیر انتظامی فصیح الدین احمد تھے۔ اس کی اعزازی مجلس مشاورت میں ڈاکٹر سید عبداللہ اور آغا محمد باقر کے نام قابل ذکر ہیں۔

"ادبی دنیا" کے اس نایاب شمارے میں ۱۲ مقالات و مضامین اقبال فہمی پر شائع کیے گئے۔ اس شمارے کے مضامین کو پڑھ کر علامہ اقبال کی شخصیت اور فکر وفن کی کئی جہات سے گرد جھڑتی ہے۔ اس اقبال نمبر میں منفرد انداز بھی دیکھنے میں آیا ہے جیسے پروفیسر محمد الدین خلوت نے "طائر سدرہ" اور اکبر کاظمی نے "شاعر مشرق کے حضور" سے نظمیں پیش کی ہیں۔ یہاں "شاعر مشرق کے حضور" سے اکبر کاظمی کا ایک بند ملاحظہ کریں:

تیرے مذاقِ خودی سے ہوئی خرد سرشار
دیار ہوش میں اُبھری خود آگہی کی فضا!
شعور وفکر میں احساس کے چراغ جلے
ملی نگاہوں کو اک تازہ روشنی کی انا(۱۵)

"برگِ گل" وفاقی گورنمنٹ اردو کالج، کراچی کا تحقیقی مجلّہ ہے جس نے ۱۹۷۷ء میں اقبال نمبر شائع کیا۔ اس مجلّے کے سرپرست جناب پروفیسر محمد خلیل اللہ اور مدیر اعلیٰ پروفیسر امتیاز حسین مفتی تھے۔ سینئر مدیر محمد ذاکر نسیم، مدیران میں خواجہ محمد رضی راہی اور سراج الدین سراج قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ نگرانِ مجلّہ جناب پروفیسر شبیر حسین قریشی اور جناب پروفیسر محمد نسیم عثمانی کے نام بھی اہم ہیں۔ زیر نظر شمارہ ۵۴۴ صفحات پر مشتمل

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ایک ضخیم شمارہ ہے جس میں اقبالیات پر مشتمل مضامین و مقالات کو چار اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔اُن میں شخص و عکس، فکر و فن، اقبالیات اور نذر اقبال کے عنوانات سے مزین کیا گیا ہے۔۹ مقالات شخص و عکس، ۲۸ مقالات فکر و فن، ۵ اقبالیات اور ۱۴ نذر اقبال والے حصے میں پیش کیے گئے ہیں۔ان تمام مقالات و مضامین میں بیش بہا معلومات اقبالیات کے حوالے سے بیان کی گئی ہیں۔اقبال کی صد سالہ ولادت کے موقع پر "برگ گل" نے ایک اہم کام سر انجام دیا ہے جس سے بانی اردو کالج، بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبد الحق کی اہمیت اور قدر و قیمت کا اقبال کے حوالے سے ادراک ہو تا ہے۔"برگ گل" کے مدیر اعلیٰ اداریے میں اقبال کے جشن ولادت اور "برگ گل" کے حوالے سے رقم طراز ہیں:

> "یہ سال مفکر پاکستان حضرت علامہ اقبال کا سال جشن ولادت ہے۔ایک صدی قبل یہ ہستی مولود ہوئی اور اس کے فکر و فلسفہ نے برصغیر کے مسلمانوں کے ملی جذبہ میں انقلاب پیدا کیا۔قوم نے یہ سال اس عظیم ہستی کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے مخصوص کیا۔اردو کالج جس کا تحریک پاکستان سے تعلق ہے اور قومی ادارہ ہے، محسوس کیا کہ مفکر پاکستان حضرت علامہ اقبال کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے "برگِ گل" کو علامہ کے نام سے منسوب کیا جائے۔"(۱۶)

"الماس" ایک تحقیقی مجلّہ ہے۔یہ مجلّہ شعبہء اردو شاہ عبد الطیف یونیورسٹی خیر پور سندھ، پاکستان سے شائع ہوتا ہے۔اس کے مدیر ڈاکٹر محمد یوسف خشک ہیں۔مجلّہ "الماس" نے اقبال نمبر ۲۰۰۲ء میں شائع کیا۔اس میں اردو اور انگریزی مقالات کے ساتھ ۵ تعارفی کتب پر بھی تجزیہ کیا گیا ہے۔ڈاکٹر محمد یوسف خشک اداریہ میں اس اقبال نمبر کے ضمن میں لکھتے ہیں:

> "۱۹۹۸ء سے ہر سال، تدریسی مصروفیات کے علاوہ اس تحقیقی مجلّہ "الماس" کی ترتیب و اشاعت بھی ہم نے اپنے فرائض میں شامل کی ہوئی ہے۔سال ۲۰۰۲ء حکومت پاکستان کی جانب سے "سال اقبال" قرار دیا گیا تو ہم نے اس کی قدر و منزلت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے شعبے سے، سالانہ مجلّے کے علاوہ الماس کا "اقبال نمبر" بھی شائع کرنے کا ارادہ کیا اور خوش نصیبی ہے ہماری کہ جولائی میں سالانہ مجلّے کی اشاعت کے بعد تین ماہ کے اندر "اقبال نمبر" شائع کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔"(۱۷)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

مجلّات نے اقبال شناسی کی روایت کو نہ صرف آگے بڑھایا ہے بلکہ فکریات اقبال کی ترویج میں بھی گراں قدر اضافہ کیا ہے۔ اقبالیات میں ان مجلّوں کی افادیت و اہمیت سے کسی صورت انکار نہیں کیا جا سکتا۔ مجلّات کو پڑھ کر احساس ہوتا ہے کہ جہاں فکر اقبال کو فروغ دیا گیا ہے وہاں شہرت اقبال کی وسعت کو بھی نمایاں کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ پس ثابت ہوا، مجلّات اقبال شناسی اور اقبال دوستی میں ایک اہم آلہ کار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کی کاوشوں کو ہمیشہ دبستان اقبال میں یاد کیا جائے گا۔

حوالہ جات

۱۔ حکیم یوسف حسن، اقبال نمبر طبع اول کا دیباچہ، مشمولہ، نیرنگ خیال، ۱۹۳۲ء، ص ۳

۲۔ خلیفہ عبدالحکیم، ڈاکٹر، رومی، نطشے اور اقبال، مشمولہ، نیرنگ خیال (اقبال نمبر)، ۱۹۳۲ء، ص ۳۲۱

۳۔ محمد حسنین سید، تعارف، مشمولہ، جوہر، (اقبال نمبر)، مکتبہ جامعہ، ۱۹۳۸ء

۴۔ محمد عبداللہ قریشی، تاثرات، مشمولہ، المعارف، جلد ۱۰، شمارہ ۹،۱۰، ستمبر۔اکتوبر ۱۹۷۷ء، ص ۲

۵۔ خلیفہ عبدالحکیم، ڈاکٹر، اقبال اور ملاّ، مشمولہ، اقبال، جلد ۲، شمارہ ۲، اکتوبر ۱۹۵۳ء، ص ۲۴

۶۔ ماہر القادری، کلام اقبال میں کردار نگاری، مشمولہ، اقبال ریویو، مدیر، ڈاکٹر محمد رفیع الدین جلد ۱، شمارہ ۲، جولائی ۱۹۶۰ء، ص ۲۸۔۲۹

۷۔ ہنس راج رتن ایم اے، انسان دوست اقبال، مشمولہ، نگار پاکستان، مدیر، ایم عارف نیازی، شمارہ ۱، جنوری ۱۹۶۲ء، ص ۳۳

۸۔ احمد ندیم قاسمی، اداریہ، مشمولہ، صحیفہ (اقبال نمبر حصہ دوم) مجلس ترقی ادب، لاہور، نومبر، دسمبر ۱۹۷۷ء / جنوری، فروری ۱۹۷۸ء، ص (و)

۹۔ آثم میرزا، شہر اقبال، مشمولہ، سیارہ، جلد ۳۴، شمارہ ۳، ۲، فروری، مارچ ۱۹۷۸ء، ص ۲۱۴

۱۰۔ گفتار خیالی، نذر اقبال، مشمولہ، سیارہ، ص ۲۱۰

۱۱۔ تبسم کاشمیری، ڈاکٹر، پنجابی شعری روایت اور اقبال، مشمولہ، اورینٹل کالج میگزین (جشن اقبال نمبر)، جلد ۵۳، شمارہ مسلسل ۱۹۷۷، ۲۱۱، ۲۱۰، ۲۰۹، ۲۰۸ء، ص ۵۲۴، مدیر ڈاکٹر عبادت بریلوی

۱۲۔ محمد اسمعیل سیٹھی، پیام، مشمولہ، خیابان (اقبال نمبر)، شمارہ ۹، اکتوبر ۱۹۷۷ء، ص ۷

۱۳۔ شہاب الدین دارائی، اداریہ، مشمولہ، پیغام آشنا، جلد ۱۵، شمارہ ۲۰۱۴،۵۹ء، ص ۶

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

۱۴۔ اسرار احمد سہاوری، پروفیسر، علامہ اقبال کی خودی اور اُس کے مضمرات، مشمولہ، مجلہ آئینہ ایام، مئی ۱۹۸۸ء، ص ۵۳
۱۵۔ اکبر کاظمی، شاعر مشرق کے حضور، مشمولہ، مجلہ ادبی دنیا، شمارہ ۳۰، اپریل ۱۹۷۰ء، ص ۸۷
۱۶۔ امتیاز حسین مفتی، اداریہ، مشمولہ، برگِ گل، ۱۹۷۷ء، ص ۱۶
۱۷۔ محمد یوسف خشک، ڈاکٹر، اداریہ، مشمولہ، الماس، جلد ۵، ۲۰۰۲ء